R. No. 2186/57 Regd. No. L. 922

انجمن ترقی اردو ہند کا ہفتہ وار اخبار

ہماری زبان

Date 1-8-15-22

Phone—29
Annual Rs. 4/-
Per Copy-12

جلد ۲۶ - شمارہ ۲۹ | ایڈیٹر: آل احمد سرور | یکم اگست ۱۹۶۷ء

اداریہ

غالب کی صد سالہ برسی کے سلسلے کے کام

غالب کی صد سالہ برسی میں اب صرف ڈیڑھ سال رہ گیا ہے۔ ہماری زبان میں ہم کئی بار اردو کے ادبی اداروں، یونیورسٹیوں کے اردو کے شعبوں اور ادیبوں کو توجہ دلا چکے ہیں کہ اس سلسلے میں اپنا پروگرام جلد بنالیں اور مرکزی غالب کمیٹی کو اس کی اطلاع دیدیں۔ ہماری اطلاع کے مطابق ابھی تک صرف انجمن ترقی اردو ہند، شعبۂ اردو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، شعبۂ اردو دہلی یونیورسٹی نے اپنا پروگرام بنایا ہے۔ دوسرے ادارے ابھی تک خاموش ہیں۔ دہلی کی مرکزی کمیٹی کا کام دراصل صد سالہ برسی کے موقع پر تقریبات کا انتظام کرنا، تمام اداروں کے کاموں کو مربوط کرنا اور ہندستان سے باہر ایسی تقریبات میں مدد دینا ہے۔ اس کے علاوہ دہلی میں کوئی مستقل یادگار قائم کرنا بھی ہے مگر ادبی اداروں اور یونیورسٹیوں کے شعبوں کا کام ادبی کام ہے۔ ظاہر ہے غالب کی تصانیف کے اچھے ایڈیشن شایع کرنا، غالب کے کلام کا ترجمہ ہندوستان کی دوسری زبانوں میں کرنا، غالب کی عظمت کو اور واضح کرنا اور غالب کے دور کے کارنامے کو اجاگر کرنا، ادبی اداروں اور یونیورسٹیوں کے اردو شعبوں کے ذریعے سے ہی بہتر ہو سکتا ہے۔ ہر ادبی ادارہ اپنی بساط کے مطابق اپنے ہاتھ میں کوئی کام لے سکتا ہے۔ اس کو طے کرنے کی اور کاموں کو مربوط کرنے کی اس لیے فوری ضرورت ہے کہ محدود وسائل کے پیش نظر تکرار سے بچنا ہے اور غالب سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو روشناس کرانا ہے۔ یہ موقع صرف غالب کو خراج عقیدت پیش کرنے کا ہی نہیں ہے بلکہ اردو ادب اور زبان کی مقبولیت کو بڑھانے کا بھی ہے۔ غالب کی مقبولیت بڑھنے سے اردو ادب کی مقبولیت بڑھے گی۔ اردو ادب کے تراجم ابھی تک ہندوستانی زبانوں میں خاطر خواہ نہیں ہوئے ہیں۔ غالب کے تراجم سے اس کام میں بھی مدد ملے گی۔ موجودہ دور میں اردو ادب کی عظمت جتنی دوسری زبانوں کے بولنے والوں پر واضح ہوگی، اتنی ہی اردو زبان کے لیے فضا سازگار ہوگی اس لیے بھی اردو دوستوں کا فرض ہے کہ اس موقع پر چند جلسوں اور چند تجویزوں کو کافی نہ سمجھیں بلکہ غالب کے خصوصاً اور دوسرے مشہور شاعروں کے عموماً تراجم ہندوستان کی دوسری زبانوں میں شایع کرانے کے لیے جلد سے جلد قدم اٹھائیں۔ جنوبی ہند کی یونیورسٹیاں، تامل، تلیگو، کنڑ، ملیالم میں غالب کے کلام کے ترجمے کے لیے آسانی سے انتظام کر سکتی ہیں۔ مہاراشٹر اور گجرات میں مراٹھی اور گجراتی میں ترجمے کا انتظام ہو سکتا ہے۔ شمالی ہند کی یونیورسٹیاں، بنگالی، پنجابی، میتھلی، سندھی، کشمیری، اڑیا، آسامی میں تراجم کرا سکتی ہیں۔ غالب کے اردو دیوان کا ترجمہ نہ ہو سکے تو غالب کے ہزار اردو اشعار اور سو اردو خطوں کا تو ترجمہ ہو ہی سکتا ہے۔ اس کے علاوہ غالب کی حیات اور کارنامے پر ایک چھوٹی سی کتاب تیار کی جا سکتی ہے۔ یہ کتابیں اگر سال بھر کے اندر تیار ہو جائیں، تو چھ مہینے میں چھپ بھی سکتی ہیں۔ دیکھنا ہے کہ ہمارے ادبی ادارے اس معاملے میں کتنی دلچسپی لیتے ہیں اور یونیورسٹیوں کے اردو شعبے اس میں کتنی مدد کرتے ہیں۔

اردو ادب انجمن کا سہ ماہی رسالہ اردو ادب اب تک تحقیقی و تنقیدی موضوعات کے لیے وقف تھا۔ اب ادبی مجلس کے تازہ فیصلے کے مطابق اس میں تحقیق و تنقید کے علاوہ تخلیق و تراجم بھی شامل ہوں گے۔ تحقیق و تنقید کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے مگر ادبی مجلس نے یہ محسوس کیا کہ رسالے کو اپنا معیار برقرار رکھتے ہوئے اردو کے وسیع حلقے میں مقبولیت حاصل کرنی چاہیے۔ اس لیے آئندہ سے "اردو ادب" میں شاعری، انشائیہ، سوانح، ڈراما، مغربی زبانوں کے تراجم اور ہندوستانی زبانوں کے تراجم بھی ہوا کریں گے۔ معاصر ادب کے اہم میلانات و تخلیقات کے لیے بھی گنجائش رکھی جائے گی اور شذرات اور تبصرے بھی باقاعدہ شایع ہوں گے۔ اس لیے اب ہر سال ایک خاص نمبر تخلیق کے لیے وقف کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ امید ہے کہ یہ تبدیلی عام طور پر پسند کی جائے گی اور ادیبوں اور شاعروں کا تعاون بھی ہمیں اور زیادہ ملے گا۔

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لیے

سید رفیق مارہروی کا انتقال

ادبی حلقوں میں یہ خبر افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ سید رفیق مارہروی کا جو مولانا احسن مارہروی کے بیٹے تھے کچھ عرصہ ہوا بدایوں میں انتقال ہوگیا مرحوم کئی کتابوں کے مصنف تھے داغ کے متعلق ان کی کتاب خاص طور سے قابل ذکر ہے۔

بہادر شاہ ظفر کی یاد میں ڈاک ٹکٹ

دارانسی معلوم ہوا ہے کہ ڈاک و تار کے مرکزی وزیر ڈاکٹر رام سبھاگ سنگھ نے یہاں اتوار کو آل انڈیا بہادر شاہ ظفر اکیڈیمی کے سکریٹری قاسم رضوی کو یقین دلایا ہے کہ اکیڈیمی کی تجویز کے بموجب کوشش کی جائے گی کہ ۵ نومبر ۱۹۶۷ء کو بہادر شاہ ظفر کی یاد میں ڈاک ٹکٹ جاری کیا جائے

(سیاست کانپور)

علاقائی زبانوں میں کتابوں کی طباعت

نئی دہلی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے اصولی طور پر تسلیم کرلیا ہے کہ یونیورسٹی کی سطح پر ذریعہ تعلیم علاقائی زبانوں کو ہونا چاہیے اور آئندہ سال کی مدت میں اس سلسلہ میں کارروائی مکمل ہو جائے گی۔

علاقائی زبانوں میں یونیورسٹیوں کی درسی کتابوں کی طباعت کے سلسلہ میں ایک پروگرام زیر عمل لایا جائے گا۔

یقین کیا جاتا ہے کہ مرکزی حکومت کتابوں کی طباعت کے لیے اٹھارہ کروڑ روپیہ دے گی۔ اس میں ۵ کروڑ روپیہ ہندی میں نصابی کتابوں کے لیے ہوگا اور باقی رقم میں سے ہر علاقائی زبان کے لیے ایک کروڑ روپیہ دیا جائے گا۔ (قائد)

منشی پریم چند کے ناول "نرملا" کی تاشقند میں اشاعت

ماسکو۔ تاس خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ پریم چند کا ناول "نرملا" تیس ہزار کی تعداد میں ازبکستان کی راجدھانی تاشقند میں شائع کیا گیا ہے۔

ہندوستانی مصنفین کی کتابیں اور ہندوستانی فلمیں ازبکستان میں جس کی آبادی ایک کروڑ دس لاکھ ہے بے حد مقبول ہیں۔

پچھلے کچھ برسوں کے اندر ازبکستان جمہوریہ کے اشاعت گھروں نے خواجہ احمد عباس کے ناول "ہندوستان کا سپوت" "سجوانی بھٹاچاریہ کے ناول "تھا" اور کرشن چندر، راجیندر سنگھ بیدی وغیرہ کے افسانوں کے مجموعوں کے اپنے زبان میں ترجمے شائع کئے ہیں۔

ازبکستان میں پچھلے تین سال کے اندر ہندوستانی کتابوں کی کم و بیش تین لاکھ جلدیں چھپ چکی ہیں۔

مستشرقین کی بین الاقوامی کانفرنس میں ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کی شرکت

خبر ہے کہ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، ریڈر اردو، دہلی یونیورسٹی کو مستشرقین کی بین الاقوامی کانفرنس میں شریک ہونے کی دعوت دی گئی ہے۔

کانفرنس کا اجلاس اگست میں مشی گن یونیورسٹی، امریکہ میں ہوگا۔ ڈاکٹر نارنگ اس کے ایشیائی ادب کے شعبے میں اردو ادب کے جدید رجحانات پر مقالہ پڑھیں گے۔ وہاں سے وہ وسکانسن، واشنگٹن اور نیو یارک جائیں گے اور ستمبر کے آخر تک ہندوستان لوٹ آئیں گے۔ واپسی پر وہ چند ہفتوں کے لیے یورپ میں رکیں گے اور اردو مثنویوں پر اپنی کتاب کے دوسرے ایڈیشن کے لیے لندن اور پیرس کے کتب خانوں سے نادر مواد جمع کریں گے۔

ماہنامہ سروج کا اعجاز نمبر

ڈاکٹر سید اعجاز حسین سابق صدر شعبۂ اردو الہ آباد یونیورسٹی کی شخصیت اور فن پر ماہنامہ سروج اعجاز نمبر پیش کر رہا ہے یہ پیشکش موصوف کی حیات اور کارناموں پر ایک دستاویز ہوگی۔ اس خصوصی اشاعت کے لیے ہندو پاک کے مشہور اہل قلم حضرات نے اپنا تعاون پیش کیا ہے۔ مزید تفصیلات کے لیے ماہنامہ سروج قصاب پورہ صدر بازار دہلی سے رجوع فرمایا جائے۔

انجمن ترقی اردو ایجوکیشن سنٹر

یہ خبر مسرت سے سنی جائے گی کہ انجمن ترقی اردو دہلی شہر کے زیر انتظام چھٹی کلاس سے نویں کلاس تک کے اردو طلبہ اور طالبات کے لیے کوچنگ کلاسز کا انتظام کیا گیا ہے۔

لڑکیوں کے لیے دو بجے سے پانچ بجے شام تک کے اوقات ہیں انھیں اوقات میں درجہ ششم کے طلبہ بھی پڑھیں گے۔ شام سات بجے سے نو بجے تک طلبہ کے اوقات ہیں۔ داخلہ اور تفصیلات کے لیے محترمہ نفیس جہاں ہیڈ مسٹریس ایجوکیشن سنٹر سے دفتر انجمن ترقی اردو علی منزل کوچہ پنڈت میں پہنچ کر حاصل کی جا سکتی ہیں۔

نیر اقبال

دنیا کا مختصر لسانی جائزہ

ایم۔ اے۔ پی نے دنیا کی تمام زبانوں کی ساخت دنیا کی زبانوں کی بتدریجی اہمیت اور ان زبانوں کے بولنے والوں کے اعداد و شمار کا جائزہ لیا ہے۔ اس جائزہ کے مطابق دنیا کے اندر زبانوں کے چھوٹے بڑے تقریباً ۱۲ خاندان ہیں۔ سب سے بڑا خاندان ہند یورپی ہے یہ خاندان آریائی بھی کہلاتا ہے۔ لیکن آریائی کہنے میں ایک بڑی قباحت یہ ہے کہ انسانوں کی ایک نسل آریائی کہلاتی ہے جبکہ یہ قطعی ضروری نہیں ہے کہ ان زبانوں کے بولنے والے صرف آریائی ہوں یا تمام آریائی نسل کے لوگ ان ہی زبانوں کو بولتے ہوں۔ دنیا میں ایسی قومیں موجود ہیں جنھوں نے بحیثیت قوم کے جغرافیائی اور تاریخی حالات کی بنا پر قدیم زبانوں کا بولنا ترک کرکے دوسری زبانوں کو اختیار کر لیا ہے۔ یہ معاملات ایک دوسرے میں خلط ملط ہوگئے ہیں۔ نسلیں ایک دوسرے میں ضم ہوگئی ہیں اور حالات کی بنا پر کوئی ایک طرح کی زبان بولنے لگی ہیں۔ جیسے ہندوستان اور پاکستان کے مسلمانوں کا مسئلہ ہے وہ نسلی اعتبار سے سامی بھی ہیں منگول بھی آریائی بھی اور دراوڑ بھی لیکن شمالی ہندوستان کی آریائی زبانیں بولتے ہیں۔

ہند یورپی خاندان زبانوں کا سب سے بڑا خاندان ہے زبانوں کی تعداد کے اعتبار سے بھی بولنے والوں کی تعداد کے اعتبار سے بھی اور اس اعتبار سے بھی کہ اس خاندان میں جو زبانیں شامل ہیں ان میں سے بیشتر دنیا کی اہم ترین زبانیں ہیں دوسری طرف دنیا کی تمام اہم ترین زبانوں میں سے بیشتر صرف اسی ایک خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس لحاظ سے بھی یہ خاندان خاصہ اہم ہے کہ دنیا کی بیشتر تہذیبی سیاسی اور معاشی لحاظ سے ترقی یافتہ قومیں اسی خاندان سے تعلق رکھنے والی زبانیں بولتی رہی ہیں اور بولتی ہیں۔ ان قوموں نے دنیا کی قدیم اور جدید تہذیبی ترقی میں انتہائی اہم اور بڑا حصہ لیا ہے ان کی قریب ترین حریف صرف سامی خاندان کی زبانیں بولنے والی قومیں رہی ہیں۔

ایک اور اعتبار سے بھی یہ خاندان قابل لحاظ ہے کہ ابھی تک جتنا لسانی مطالعہ اس خاندان سے متعلقہ زبانوں کا کیا گیا ہے کسی اور خاندان کا نہیں کیا گیا۔ تقریباً تمام ہی بنیادی لسانی نظریات انھیں زبانوں کے تجزیاتی مطالعہ پر مبنی ہیں۔ تقریباً تمام ہی قابل اعتماد لسانی نتائج انھیں زبانوں کی درجہ بندی اور تحقیق تقسیم سے حاصل کئے گئے ہیں۔

انگریزی ہند یورپی خاندان کی نمائندہ زبان بھی جا سکتی ہے۔

ہند یورپی خاندان کی بنیادی خصوصیات۔ اس خاندان کا بنیادی ناتب تصریفی اور ترکیبی تھا قواعدی تعلق تبدیل ہونے والے لاحقوں سے ظاہر ہوتا تھا۔ بعد میں یہ لاحقے محذوف ہونے لگے۔ اور لسانی ارتقا سادگی کی طرف ہونے لگا۔ قواعدی تعلق کے اظہار کے لیے الفاظ کی ترتیب سے کام لیا جانے لگا۔ اس رجحان کو مختلف زبانوں نے مختلف درجوں تک اپنایا ہے۔

اس خاندان کے بولنے والوں کی تعداد ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰ ایک ارب تک ہو سکتی ہے۔

خاص شاخیں، جرمانی۔ اس شاخ سے علاوہ دوسری کم اہم زبانوں کے دو اہم زبانیں، انگریزی اور جرمن بھی تعلق رکھتی ہیں۔

رومانی۔ کی خاص زبانیں فرانسیسی، اطالوی، پرتگالی اور اسپینی ہیں۔

کلٹی۔

بالٹو سلیوک اس شاخ کی سب اہم زبان روسی ہے

یونانی۔

البانی۔

ارمنی

ایرانی۔

ہند آریائی۔

نمبر ۲ سامی حامی خاندان۔

یہ خاندان اہمیت کے اعتبار سے دوسرے درجہ پر ہے۔ اس خاندان کی خاص خصوصیت یہ ہے کہ لفظ کا مادہ تین مصوتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ مصوتوں کی تبدیلی سے معنی میں تبدیلی پیدا کی جاتی ہے اس خاندان کے بولنے والوں کی تعداد اندازاً ۵۰۰۰۰۰۰۰ پچیس کروڑ ہے خاص شاخیں دو سامی اور حامی۔ سامی شاخ دو حصوں میں منقسم ہے۔ شمالی شاخ کی خاص زبان عبرانی ہے۔ عربی جنوبی شاخ سے تعلق رکھتی ہے۔ حامی شاخ میں شمالی افریقہ کی بیشتر زبانیں ہیں۔ مثلاً لیبیا کی اور بربر زبانیں وغیرہ عربی ان تمام زبانوں میں سب سے اہم اور بڑی زبان ہے۔ بولنے والوں کی تعداد کے لحاظ سے بھی اور سماجی و تہذیبی اہمیت کے اعتبار سے بھی۔ اس کے بولنے اور سمجھنے والے تمام شمالی افریقہ اور پورے عربی علاقے میں پھیلے ہیں۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کی مذہبی زبان ہونے کی وجہ سے اس نے کروڑوں مسلمانوں کو لسانیاتی ثقافتی اور تہذیبی طور سے متاثر کیا ہے۔ فلسطینی عبرانی تجدیدی اور مصنوعی زبان ہے جس کو تقریباً دس لاکھ ۱۰۰۰۰۰۰ لوگ بولتے ہیں۔

اس خاندان کی دوسری زبانیں نسبتاً غیر اہم ہیں اور مختلف حدوں تک نو آبادیاتی زبانوں سے مبدل کی جا سکتی

ہے

یورال الطائی۔

تیسرا خاندان ہے۔ بولنے والوں کی تعداد تقریباً چھ کروڑ ہے بناوٹ AGGLUTINATIVE ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ مادہ پر لاحقے شامل کئے جاتے ہیں۔ یہ قاعدہ ہند یورپی خاندان میں بھی برتا جاتا ہے لیکن اس خاندان میں اس قاعدے کا استعمال بے حد ہے۔ مادہ پر لاحقہ در لاحقہ شامل کرتے چلے جاتے ہیں اور معنی میں تبدیلی پیدا کرتے ہیں۔ اس خاندان کی دوسری خصوصیت VOWEL HARMONY مصوتوں کا آہنگ ہے۔ اگر مادہ میں FRONT VOWEL ہے تو تمام شامل کئے ہوئے لاحقوں میں FRONT VOWEL ہوگا اور اگر مادہ میں BACK VOWEL ہوگا تو تمام لاحقوں میں بھی مصوتوں کی یہی تبدیلی ہو جائے گی۔ اس خاندان کی تیسری اور اہم خصوصیت جنس کے تصور کی غیر موجودگی ہے یعنی یہ تمام زبانیں مذکر مونث اور لاجنس کی کشمکش سے مبرا ہیں۔

خاص شاخیں دو ہیں۔ یورالی اور الطائی۔ یورالی میں فنش ہنگیرین وغیرہ زبانیں شامل ہیں۔ الطائی میں ترکی، منگولی اور منچو ہیں۔ اسی میں تمام تاتاری، ترکمانی اور کرغیز زبانیں شامل ہیں جغرافیائی اعتبار سے اس خاندان کا علاقہ بے حد وسیع ہے۔ تمام شمالی اور وسطی یورپ تمام شمالی ایشیا بحر الکاہل کے کناروں تک اسی خاندان کی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ لیکن بولنے والوں کی تعداد بہت زیادہ نہیں ہے۔ نہ وہ لوگ تہذیبی سیاسی اور معاشی اعتبار سے ہی اہم ہیں۔ صرف ترکی ہنگیرین اور فنش زبانیں کسی حد تک اہم ہیں۔ اس خاندان کی ایشیائی زبانوں میں سے بیشتر کو سویت روس میں آباد قومیں بولتی ہیں۔ اس لیے یہ زبانیں روسی زبان سے متبادل ہو جاتی ہیں جبکہ منگول زبانوں پر جاپانی اور چینی حاوی ہو گئی ہیں۔

جاپانی اور کوریائی خاندان۔

بولنے والوں کی تعداد ۱۰۰،۰۰۰،۰۰۰ دس کروڑ ہے اور بناوٹ AGGLUTINATIVE ہے لیکن یورال الطائی خاندان سے بڑی حد تک کم۔ ان زبانوں میں تعداد اور جنس کی کوئی تفریق نہیں ہے۔ غیر شخصی افعال ہیں۔ ایک ہی بات کے مختلف پہلوؤں کے اظہار کے لیے مختلف اصطلاحیں ہیں۔ بناوٹ میں یکسانیت کے باوجود بہت سے ماہرین لسان جاپانی اور کوریائی زبانوں کے تعلق کے سلسلے میں شک کرتے ہیں۔

خاص شاخیں۔ جاپانی اور کوریائی ہیں۔ جاپان کے سابقہ فوجی سیاسی اور معاشی عروج نے اور جاپانی زبان کے پھیلاؤ نے جاپانی کو دنیا کی اہم ترین زبانوں کے درمیان لاکر کھڑا کر دیا ہے۔

چینی تبتی خاندان۔

بولنے والوں کی تعداد تقریباً پچاس کروڑ ہے۔ بناوٹ (۱) اول تو الفاظ ایک SYLLABLE رکھتے ہیں اور نہ منصرف ہوتے ہیں اور نہ ان میں لاحقے شامل کئے جاتے ہیں۔ (۲) قواعد میں الفاظ کی ترتیب کو اہمیت ہے قواعدی تعلق کا اظہار جملے میں الفاظ کی جگہ سے ہوتا ہے (۳) لہجہ کی اہمیت ہے۔ ایک لفظ کی مختلف لہجوں میں ادائگی سے مختلف مفہوم پیدا ہو جاتے ہیں۔

خاص شاخیں چینی، تبتی، برمی، سیامی، یا تھائی ہیں۔ چینی کے بولنے والے تقریباً چالیس کروڑ ہیں۔ قدیم تہذیب کا شاندار پس منظر ہے۔ اسی کی وجہ سے یہ زبان دنیا کی اہم ترین زبانوں میں گنی جاتی ہے اس زبان میں بولیوں کی بے حد بڑی تعداد ہے TONE SYSTEM ہے۔ تحریر بے حد پیچیدہ ہے تقریباً ۳۰۰۰ حروف تہجی ہیں جو کہ آوازوں کا اظہار نہیں کرتے بلکہ الفاظ کو ظاہر کرتے ہیں۔ تحریر کا یہ طریقہ بنیادی طور سے جاپانی نے لیا گیا ہے۔

دراوڑی۔ ہندوستان کا جنوبی حصہ اور لنکا۔ بولنے والے تقریباً دس کروڑ بناوٹ محدود طور پر AGGLUTINATIVE ہے مثلاً اسم پر جمع کی علامت اور حالت کی علامت جو جمع اور واحد کے لیے ایک ہی ہوتی ہے لگائی جاتی ہیں۔ جنس کا روایتی تصور نہیں ہے تمام جاندار اور بے جان چیزوں کو دو گروہ میں تقسیم کر دیا گیا ہے ایک گروہ اعلیٰ سمجھا جاتا ہے ایک ادنیٰ۔ اعلیٰ درجہ میں منجملہ اور چیزوں کے مرد اور دیوتا بھی شامل ہیں۔ اور عورتیں حتیٰ کہ دیویاں بھی ادنیٰ درجہ سے متعلق سمجھی جاتی ہیں۔ بے جان چیزوں کی گروہ بندی بھی اسی نہج پر ہوتی ہے۔ اس خاندان کی خاص زبانیں تامل تیلگو براہوئی کنڑی، گونڈ، بھیل اور ملیالم ہیں۔

ملائی پولینشیائی خاندان۔ جزیرہ نما ملایا، مشرقی مجموعہ الجزائر یعنی جاوا، سماٹرا، بورنیو وغیرہ وغیرہ فلپائن مڈغاسکر نیوزی لینڈ ہوائی وغیرہ اور عموماً بحر الکاہل کے تمام ہی جزیرے۔ بولنے والوں کی تعداد لگ بھگ ۹۰،۰۰۰،۰۰۰ بناوٹ۔ مادہ دو SYLLABLE والی پر مبنی ہوتا ہے۔ اسم میں کوئی لاحقے شامل نہیں کئے جاتے جنس اور تعداد کے تصور سے عاری ہیں۔ اس خاندان میں کوئی قابل لحاظ زبان شامل نہیں ہے۔

افریقی نیگرو زبانیں۔ افریقہ صحارا کے جنوب کا حصہ اور افریقہ کے جنوب کا حصہ۔ بولنے والوں کی تعداد لگ بھگ دس کروڑ۔ بناوٹ کوئی مقررہ تعریف نہیں کی جا سکتی۔ کچھ میں اسما کو الگ درجوں میں بانٹ دیا گیا ہے کوئی مقررہ علامت یا آواز ان درجوں کا تعین کرتی ہے۔ یہ علامت عام طور پر سابقے کی صورت میں ہوتی ہے۔ صفت بھی انہیں قاعدوں کی پابند ہوتی ہے جو اسم پر عائد ہوتے ہیں۔ متعلق فعل انہیں سابقوں کے پابند ہوتے ہیں جو فعل پر لگائے جاتے ہیں۔ (باقی صفحہ ۹ پر)

غزلیں

[illegible] رکائی

میکدے میں شورِ نوشا نوش ہے اب کے برس
بادہ نوشوں میں بلا کا جوش ہے اب کے برس
ہر طرف ساقی نے چھلکا دی ہے مئے حبِ وطن
جس کو دیکھو میکدہ بردوش ہے اب کے برس
مطربِ آتش نوا، پرسوز نغمے چھیڑ دے
حریت کا ساز کیوں خاموش ہے اب کے برس
نونہالانِ چمن لائے بہاروں کا پیام
چپہ چپہ باغ کا گلپوش ہے اب کے برس
قبضۂ غدار میں [illegible] حالِ بوستاں
بوسے گل تک پھول [illegible] روپوش ہے اب کے برس

[illegible]

تم نے بھی دیکھا وہ پل کتنا خفا تھا یارو
کیا یہی میری وفاؤں کا صلہ تھا یارو
بزم میں ذکرِ وفا کل جو ہوا تھا یارو
کس نے چپکے سے مرا نام لیا تھا یارو
ان کی یاد آ ہی گئی خود بہ ادائے [illegible]
ہر طرف سے میں اندھیروں میں گھرا تھا یارو
میرے حالات کو وہ رحم کے قابل سمجھیں
یہ بھی شاید مری قسمت میں لکھا تھا یارو
اف وہ تنہائی شب اور وہ یادِ ماضی
دل میں اک درد کا طوفان اٹھا تھا یارو
ڈھونڈا ہر شہر میں ہر گاؤں میں ہم نے مگر
کوئی مخلص اسے پھر بھی نہ ملا تھا یارو

[illegible] ہاشمی

فضا بدلے نہیں کہیں شہر میں ہنگامے بہار آئے
محبت کی بھی دنیا میں کبھی یار بہار آئے
سمجھ میں کچھ نہیں آتا یہ کیسا دورِ محفل ہے
تمہاری بزم سے جتنے بھی آئے بیقرار آئے
یہ تیری مدبھری آنکھیں چھلکتے جام ہیں ساقی
انہیں جو دیکھ لے اک بار آنکھوں میں خمار آئے
قسم کھاتے ہیں لیکن قول پورا کر نہیں سکتے
کسی کو کس طرح وعدے پہ ان کے اعتبار آئے
محبت کو گناہ ایسے لوگ اب جرم کہتے ہیں
شمیم ایسوں کی باتوں پر بھلا کیا اعتبار آئے

ڈاکٹر شمیم بدایونی

نذرانۂ عقیدت

(عظمت آشیانی نواب جعفر علی خاں اثر لکھنوی کے حضور میں)

السلام اے شاعرِ رنگیں نوا [illegible]
[illegible]

پورن سنگھ ہنر

انسان

انسان
پھر کیوں کسے پھول کی طرح کھلنے سے پہلے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آدمی جاں
طاقت ہی دنیا میں محبت کا مسئلہ ہے
ازل سے ہی دستور رہا ہے
پہلے بھی اسی کا دور تھا
اور آئندہ بھی اسی کا راج رہے گا
ناتوانی کمزوری ہے۔ طاقت توانائی ہے
اور جہاں میں یہی قانون جاری رہے گا

صفحہ ۳ سے آگے

خاص شاخیں۔ سوڈانی، بانٹو، ہنٹوٹ وغیرہ ہیں۔

امریکی ہندستانی زبانیں۔ امریکہ کا مغربی حصہ۔ بولنے والوں کی تعداد نصف ملین۔ ایک گروہ ہے ان میں سے بہت سے لوگ وہ ہیں، جو زبانیں بولتے ہیں۔ ان زبانوں میں بہت سے اختلافات ہیں۔ لیکن اکثر ایک خاص صفت مشترک پائی جاتی ہے جملہ کی حیثیت ایک منفرد اکائی جیسی ہوتی ہے۔ جملے کے الگ الگ حصے علیحدہ اپنی آزاد حیثیت نہیں رکھتے، نہ جملے کے اندر دوسرے حصوں سے مل کر رہتے ہیں۔ ان خاندانوں اور زبانوں کے بہت سے گروہ شامل ہیں۔ اسکیمو، ... وغیرہ ان میں خاصے مشہور ہیں۔

ان بڑے خاندانوں کے علاوہ اور بہت سے چھوٹے خاندان ہیں۔ مثلاً

(۱) شمالی جاپان کی زبان AINU اس کے بولنے والے لگ بھگ بیس ہزار ہیں۔

(۲) شمال مشرقی سائبیریا کی زبانیں ان کے بولنے والے چند ہزار ہیں۔

(۳) باسق زبانیں شمال مشرقی اسپین اور جنوب مغربی فرانس ان زبانوں کے بولنے والے دس لاکھ سے کم ہیں۔

(۴) کوہ قاف کے علاقے کی زبانیں ... جارجیا، ترکستان وغیرہ کی بولیاں آتی ہیں۔ ان زبانوں کے بولنے والے لگ بھگ بیس لاکھ ہیں۔

مونگول، تامل اور منڈا زبانیں

آسٹریلیا اور نیوگنی کی مقامی زبانیں مثلاً پیپوا کی زبان

کے مطابق دنیا کی سب سے بڑی اور اہم زبانیں جو KEY POSITION رکھتی ہیں وہ انگریزی، جرمن، فرانسیسی، اسپینی، پرتگالی، اطالوی، روسی اور جاپانی ہیں۔

دوسرے درجے کی زبانیں۔ عربی، چینی، ملائے اور ڈچ ہیں۔

تیسرے درجے کی زبانیں۔ بلغاری، سربیائی، یونانی، ایرانی، ترکی اور فارسی ہیں۔

اس سے دنیا کی بڑی زبانوں کے بولنے والوں کی تعداد بھی ذیل ہے۔

انگریزی کے بولنے والے	۲۰۰،۰۰۰،۰۰۰
جرمن کے بولنے والے	۸۰،۰۰۰،۰۰۰
ڈچ زبان کے بولنے والے	۱۳،۰۰۰،۰۰۰
اہل زبان نوآبادیاتی علاقے کے بولنے والے اور اہل زبان	
مجموعی طور سے	۸۰،۰۰۰،۰۰۰
سویڈن کی زبان اہل زبان	[illegible]
فرانسیسی زبان کے بولنے والے	۴۰،۰۰۰،۰۰۰
اہل زبان دوسرے لوگ	[illegible]
اسپینی زبان کے بولنے والے	
اہل زبان	[illegible]
نوآبادیاتی علاقے کے بسنے والے	[illegible]
امریکی اسپینی بولنے والے	[illegible]
پرتگالی بولنے والے اہل زبان	[illegible]
نوآبادیاتی علاقے کے بولنے والے	[illegible]
برازیل	[illegible]
کل تقریباً	[illegible]
اطالوی " "	[illegible]
روسی اہل زبان	۱۰۰،۰۰۰،۰۰۰
کل اہل زبان	[illegible]
چینی	۴۵۰،۰۰۰،۰۰۰
ملائے	[illegible]
جاپانی	۱۰۰،۰۰۰،۰۰۰

اہل زبان

نوآبادیاتی علاقے

[illegible] ۲۰،۰۰۰،۰۰۰ [illegible]

۱۸۸۷ء میں پولینڈ میں ایک مصنوعی زبان بنائی گئی تھی اس کے ایجاد کرنے والے ڈاکٹر ایل۔ ایل زیمن ہوف تھے۔ اس زبان کی قواعد کی ترکیب AGGLUTINATIVE ہے یعنی جرمانی زبانوں کے بیچ بیچ ہے۔ اس کی ترقی کا کام دو جماعتیں کر رہی ہیں ان میں سے ایک بین الاقوامی اسپرانٹو لیگ ہے جس کا صدر مرکز جنیوا میں ہے اور دوسری عالمی اسپرانٹو ایسوسی ایشن ہے اس کا صدر مرکز سوئٹزرلینڈ ہے۔

INTERMATIONAL ESP. LEAGUE HEAD QUARTER GENEVA (UNIVERSAL ESP. ASSOCIATION SWITZERLAND)

زبان کا نام اسپرانٹو ESPERANTO ہے۔ اس کے بولنے والے اس وقت دنیا میں تقریباً ۸،۰۰۰،۰۰۰ ہیں۔

ہندوستان کی اہم زبانیں

ہندستانی	[illegible]	بنگالی	۹۰،۰۰۰،۰۰۰
بہاری	۳۰،۰۰۰،۰۰۰	مراٹھی	۲۰،۰۰۰،۰۰۰
پنجابی	۲۰،۰۰۰،۰۰۰	راجستھانی	۱۵،۰۰۰،۰۰۰
گجراتی	۱۳،۰۰۰،۰۰۰	اڑیا	۱۰،۰۰۰،۰۰۰
تامل	۲۲،۰۰۰،۰۰۰	تیلگو	۲۶،۰۰۰،۰۰۰
کنڑی	۱۳،۰۰۰،۰۰۰	ملیالم	۱۰،۰۰۰،۰۰۰

مراسلات

نواب جعفر علی خاں اثر لکھنوی کی سوانح حیات

ارباب ادب کی خدمت میں گزارش ہے کہ میں گذشتہ دس برس سے اپنے استاد محترم علامہ جعفر علی خاں اثر لکھنوی مرحوم و مغفور کی ایک مبسوط سوانح عمری مرتب کر رہا ہوں۔ کتاب قریب قریب مکمل ہے۔ اب نظر ثانی کر رہا ہوں۔ حضرت استاد کے جو احباب، تلامذہ نیز عقیدت مند اس سلسلہ میں میری معاونت فرمائیں گے میں اسے بسر و چشم قبول کروں گا اور متشکر ہوں گا۔ مجھے حضرت مرحوم کے مکاتیب، تصاویر اور ان کی تمام غیر مطبوعہ تحریروں کی ضرورت ہے۔ براہ کرم اس پتہ پر خط و کتابت کیجئے:۔

پتہ:۔ پروفیسر سید مجاہد حسین حسینی
شعبۂ فارسی و اردو۔ مہارشی دیانند کالج۔ پریل، بمبئی ۱۲

استفسارات

(۱)

قارئین "ہماری زبان" سے گذارش ہے کہ مندرجہ ذیل استفسارات پر براہ کرم بہ دلائل روشنی ڈال کر مشکور و ممنون فرمائیں۔

۱۔ چمن سے سو رہا تھا میں اوڑھے کفن مزار میں
یاں بھی ستانے کے لئے کس نے پتہ بتا دیا
میرا تمہارا فیصلہ ہوگا خدا کے سامنے
تم نے تو تیغ کھینچ لی ہم نے تو سر جھکا دیا
پھر نہ یہ کہنا ہم سے تم دعویٰ عشق ہے غلط
ہم نے تمہاری راہ میں رخ کے تئیں گھا دیا

یہ پوری غزل درکار ہے۔ کچھ لوگ اس کو بہادر شاہ ظفر سے اور کچھ لوگ مضطر خیرآبادی سے منسوب کرتے ہیں۔ قوال صاحبان سے بڑے دلگداز لہجہ میں اکثر و بیشتر سنتا ہوں مگر چار سے زیادہ شعر کبھی سننے میں نہیں آئے اور کبھی مقطع ہی سنا۔

(۲) دوسری بحث یہ ہے کہ "اظہر من الشمس" استعمال کیا جاتا ہے یا "ازہر من الشمس" مستعمل ہے۔

م۔ خ معرفت
میکدہ ۲ آر ڈی ۹ بریلی یو۔ پی

(۲)

مجھے آغا سید داعی الاسلام پروفیسر محمد علی مرحوم (مصنف فرہنگ نظامی) پروفیسر فارسی نظام کالج حیدرآباد دکن کے حالات زندگی کی ضرورت ہے۔ مرحوم کے دوست احباب یا اعزہ میں سے کوئی صاحب اس طرف توجہ فرمائیں تو میں ان کی اس عنایت کا دل سے ممنون رہوں گا۔

سید مبارز الدین رفعت
صدر شعبۂ اردو۔ مہارانی کالج میسور

"غیور صاحب حد و دسرقہ میں"

۸/جولائی ۱۹۷۶ء کے "ہماری زبان" میں جناب غیور جعفری صاحب کی غزل نظر سے گزری۔ یہاں عرض ہے یہ غزل جناب غیور صاحب نے آزاد گوردا سپوری، رشی پٹیالوی اور ابر احسنی گنوری کی غزلیں (جو دو چار سال پہلے ماہنامہ "بیسویں صدی" دہلی میں شائع ہو چکی ہیں) سامنے رکھ کر کہی ہے۔

آزاد گورداسپوری کا ایک مصرع ہے۔
"یقیں سے پھر گماں تک آ گئے ہیں"
تو جناب غیور اس مصرع کو تھوڑی سی ترمیم کے بعد یوں لکھتے ہیں۔
"یقیں سے اب گماں تک آ گیا ہوں"
ابر احسنی کا مصرع یوں ہے
"تمہارے آستاں تک آ گئے ہیں"
تو جناب غیور یوں لکھتے ہیں۔
"تمہارے آستاں تک آ گیا ہوں"
رشی پٹیالوی کے دو مصرعے یوں ہیں۔
۱۔ "کہاں سے ہم کہاں تک آ گئے ہیں
۲۔ زمیں سے آسماں تک آ گئے ہیں"
ان ہی مصرعوں کو غیور صاحب لکھتے ہیں
۱۔ "کہاں تھا میں کہاں تک آ گیا ہوں"
۲۔ "زمیں سے آسماں تک آ گیا ہوں"
غیور صاحب کا "فن ترکیب" واقعی عمدہ ہے

(مجبی ادیبی)

انجمن ترقی اردو لکھنؤ کا جلسۂ عام اور انتخاب

۹ جولائی ۱۹۶۷ء کو انجمن ترقی اردو لکھنؤ کا جلسۂ عام زیر صدارت جناب عرشی لکھنوی صاحب منعقد ہوا۔

ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی جنرل سکریٹری نے اپنی رپورٹ میں انجمن کی سرگرمیوں کا مختصر طور پر ذکر کیا کہ انجمن نے لکھنؤ میں تقریباً تیس پینتیس حلقہ دار جلسے کر کے مادری زبان اردو کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور داخلہ مہم کے سلسلے میں تعلیمی اداروں کے ذمہ داروں طلبہ کے سرپرستوں سے رابطہ قائم کیا۔ انجمن کے وفود مرکزی وزیر تعلیم، ریاستی وزیر تعلیم، وزیر پبلک ورکس، ٹرانسپورٹ کمشنر، ایڈمنسٹریٹر لکھنؤ کارپوریشن، سپرنٹنڈنٹ، ڈپٹی انسپکٹر لکھنؤ اور انسپکٹر مدارس اسلامیہ وغیرہ سے ملے۔ مختلف محکموں کے ذمہ داروں کے پاس اردو رائج کرنے کی تجاویز بھیجی گئیں۔ مرادوں کی لسٹ میں اعلان نامے [illegible] اخطر نادم اور رسالہ دعوت زبان پر کتابچے شائع کر کے مفت تقسیم کئے۔ ایک دارالمطالعہ قائم کیا اور جوانوں کو تعمیر و استحکام مرتب کر کے آٹھ سو جلدیں جناب سی بی گپتا کی وساطت سے بھیجیں۔ جشن تہذیب لائبریری نے انجمن کو دفتر کے لیے ایک کمرہ مرحمت کیا۔ انجمن یہ سب کام ہرگز نہ کر سکتی اگر آپ سب کا تعاون اور جناب مقبول احمد لاری، جناب سید حامد حسن اعظم رضوی، جناب ڈی۔ آر۔ [illegible] حاجی [illegible] اور [illegible] حضرات کی مالی سرپرستی حاصل نہ ہوتی۔ ان سب حضرات کا خلوص شکریہ [illegible]

[illegible] گئی آمدنی ۱۸۰۰ روپیہ اور کل خرچ ۲۰۰ روپیہ ۶۰ پیسے ۔ ۔ ۔ ۶۶-۱۹۶۱ء تک۔ اس میں ریاستی انجمن کے اجلاس کا خرچ بھی شامل ہے۔ رپورٹ میں ان دشواریوں کا بھی ذکر کیا گیا جن کی وجہ سے انجمن کا کام باقاعدہ منظم اور مسلسل نہیں ہو پاتا ہے۔ کلرک کا نہ ہونا، ممبرسازی کی وصولی کا دفتر نہ ہونا وغیرہ۔

رپورٹ میں انجمن کو زیادہ سے زیادہ منظم اور فعال بنانے کی اپیل کی گئی اور نوجوانوں کو انجمن میں داخل ہونے کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ مجلس عاملہ میں ایک تہائی سے زیادہ نوجوان شامل کیے گئے۔

متفقہ طور پر انجمن کے حسب ذیل عہدیدار اور ممبر منتخب ہوئے۔

صدر:۔ جناب ڈی۔ پی۔ سکسینہ ایڈوکیٹ

نائب صدر:۔ جناب محمد حسن خاں عرشی۔

جناب سید ندا حسین

جنرل سکریٹری:۔ ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی

جوائنٹ سکریٹری:۔ ڈاکٹر محمد حنیف خاں، شریف الحسن، گیانی مہندر سنگھ۔

ممبران مجلس عاملہ:۔

ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی،	ڈاکٹر عبدالاحد خاں خلیل،
ڈاکٹر ولی الحق انصاری،	ڈاکٹر تنویر مسعود رضوی،
ڈاکٹر نورالحسن،	امین سلونوی،
ڈاکٹر سرور رحیم،	محمد سمیع صدیقی،
کمال بیگ،	ابو محمد پرنسپل،
سید طاہر حسین،	ہاشم میاں فرنگی محلی،
ڈاکٹر سید سلیمان حسین،	خواجہ محمد رفیق،
عمر انصاری،	ساحر لکھنوی،
ابراہیم علوی،	قمر سبزواری،
وسیم محمد فاروقی،	اخلاق دہلوی
محمد یونس خالدی،	سید امیر حسن نورانی
رفعت سلطان، سکھدیو پرنسپل۔	

انتخاب کے بعد حسب ذیل تجاویز پاس کی گئیں:

۱۔ مجلس عاملہ کی تشکیل میں خواتین کی خدمات حاصل کی جائیں اور اردو تعلیمی مہم میں امداد لی جائے۔

۲۔ اردو ہفتہ منایا جائے اور داخلہ مہم پر زور دیا جائے۔ کارپوریشن اور سرکاری اسکولوں میں اردو طلبہ داخل کرائے جائیں اور اردو تعلیم جاری کرائی جائے۔

۳۔ ریاستی انجمن ترقی اردو سے درخواست کی جائے کہ وہ مجلس عاملہ اور کونسل کا اجلاس جلد بلا کر انتخاب کرائے اور ریاست میں انجمن کی شاخوں کو فعال بنائے۔

۴۔ مرکزی انجمن ترقی اردو کو متوجہ کیا گیا کہ وہ حسب فیصلہ اجلاس سہ پور جلد از جلد اپنا اجلاس بلائے اور اردو کے سلسلے میں ریاستی اور مرکزی حکومتوں سے مطالبہ کرے کہ وہ بلاکسی تعویق کے اترپردیش، بہار، دہلی، پنجاب وغیرہ میں اردو کو علاقائی زبان تسلیم کریں۔

۵۔ انجمن ترقی اردو لکھنؤ کا یہ جلسۂ عام اردو کے سلسلے میں ریاستی اور مرکزی حکومت کی پالیسی کو قومی یکجہتی اور جمہوریت کے لیے مضر سمجھتا ہے۔ لسانی اکثریت سے اردو حلقوں میں جو بے چینی پائی جاتی ہے اسے حق بجانب سمجھتا ہے۔ اس لیے یہ جلسہ ریاستی اور مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اردو کے آئینی، دستوری اور جمہوری حقوق کو قانونی طور پر تسلیم کریں۔

۶۔ یہ جلسہ ان تمام سیاسی پارٹیوں سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ انتخاب کے موقع پر اردو کے سلسلے میں اپنے وعدوں کو پورا کریں اور اترپردیش میں جلد از جلد علاقائی زبان

تسلیم کرانے کی کوشش کریں۔

۷۔ یہ جلسہ لکھنؤ یونی ورسٹی کو مبارکباد دیتا ہے کہ اس نے اختیاری مضامین میں جنرل اردو کو نصاب میں داخل کرکے ایک ہندوستانی زبان کی تعلیمی اہمیت تسلیم کی۔

۸۔ یہ جلسہ لکھنؤ کارپوریشن سے درخواست کرتا ہے کہ وہ حضرت آثر لکھنوی مرحوم کی یادگار میں، ان کے مکان تک جانے والی سڑک کا نام شاہراہ آثر رکھے اور اس نام کا پتھر نصب کرائے۔

۹۔ آخر میں حضرت آثر مرحوم کی ادبی، انسانی، سماجی خدمات پر روشنی ڈالی گئی ان کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور کھڑے ہوکر تجویز تعزیت پاس کی گئی۔

(شجاعت علی سندیلوی)

بھوپال میں آثر لکھنوی کی یاد میں جلسہ

نواب مرزا جعفر علی خاں آثر لکھنوی کے انتقال کی خبر سیفیہ کالج میں بڑے افسوس کے ساتھ سنی گئی۔ اس سلسلے میں شعبۂ اردو میں ایک تعزیتی جلسہ ہوا جس میں آثر صاحب کی ادبی خدمات پر روشنی ڈالی گئی۔ صدر شعبۂ اردو جناب عبدالقوی دسنوی نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آثر صاحب ایک بڑے عالم، بالغ نظر ناقد اور عظیم شاعر تھے فن شاعری کے اسرار و رموز پر انھیں قدرت حاصل تھی۔ ان صفات کا کسی ایک شخصیت میں مجتمع ہوجانا ہی اس کی عظمت کی دلیل ہے۔ ان کے انتقال سے اردو ادب میں ایک خلا پیدا ہو گیا ہے۔

حیدر عباس رضوی آنریری لکچرر شعبۂ اردو نے اپنی تقریر میں اس بات پر زور دیا کہ آثر صاحب کی زندگی اور اُن کی علمی و ادبی خدمات پر جامع کتاب لکھی جائے اور ان کے رشحات قلم کو یکجا کیا جائے تاکہ آنے والی نسلیں اردو کی اس مایۂ ناز شخصیت سے خاطر خواہ آگاہ ہوسکیں اور ان کے افکار و خیالات سے روشنی حاصل کریں۔

(سید حیدر عباس رضوی)

ایوان اردو میں شام افسانہ

ادارۂ ادبیات اردو حیدرآباد کی طرف سے حال میں ایوانِ اردو میں پروفیسر سید علی اکبر کی صدارت میں شاندار یادگار اور پُرلطف محفل "شام افسانہ" منعقد ہوئی۔

محترمہ صالحہ عابد حسین (دہلی)، محترمہ جیلانی بانو، محترمہ زینت ساجدہ (ریڈر کلیۂ آناث جامعہ عثمانیہ)، محترمہ آمنہ ابوالحسن، محترمہ گلشن دیوی راج، محترمہ فاطمہ یزدانی اور دہلی کی محترمہ صغرا مہدی نے دلچسپ کہانیاں سنائیں۔ جلسہ سے پہلے حضرت آثر لکھنوی اور شاہد احمد دہلوی کی وفات حسرت آیات پر قرارداد تعزیت منظور کی گئی۔

حیدرآباد میں "جشن مزاح"

حیدرآباد۔ حلقۂ ارباب ذوق حیدرآباد کے زیر اہتمام حیدرآباد میں ۱۲ اور ۱۳ اگست کو "جشن مزاح" کے زیر عنوان طنز و مزاح کی ایک رنگارنگ محفل منعقد کی جارہی ہے اس دو روزہ جشن مزاح کی صدارت ملک کے ممتاز ادیب اور افسانہ نگار راجندر سنگھ بیدی کریں گے۔ دو روزہ جشن کے دوران میں مزاح نگار مزاحیہ مضامین سنائیں گے لطیفہ گوئی کی ایک دلکش محفل منعقد کی جائے گی جس میں بمبئی اور حیدرآباد کے ممتاز لطیفہ گو حضرات حصہ لیں گے حیدرآباد میں گذشتہ سال مزاح نگاروں کی کل ہند کانفرنس کے بعد "جشن مزاح" مزاح نگاروں کا دوسرا بڑا اجتماع ہے اس موقعہ پر ایک کل ہند مزاحیہ مشاعرہ بھی ترتیب دیا جائے گا جس کی صدارت حضرت دلاور فگار کریں گے۔ جشن کی تیاریوں کے سلسلہ میں ایک استقبالیہ کمیٹی بھی تشکیل دی گئی ہے جس کے صدر جناب بھارت چند کھنہ آئی۔ اے۔ ایس، نائب صدور مرزا شکور بیگ، سید رحمت علی سابق ڈپٹی میئر، عبدالوحید خاں معتمد عمومی، مجتبیٰ حسین، نائب معتمد حفیظ قیصر، اور خازن اے رحیم خاں منتخب ہوئے مسٹر ایل۔ این۔ گپتا آئی۔ اے۔ ایس اور جناب مخدوم محی الدین اس جشن کے سرپرست ہیں۔ جشن کی تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں۔

پروفیسر مسعود علی ذوقی کے اعزاز میں نشست

گونڈہ۔ پروفیسر مسعود علی ذوقی صاحب کے اعزاز میں حلقۂ ارباب ادب گونڈہ نے محمود منزل میں ایک ادبی نشست کا انتظام کیا جس میں معزز شہریوں اور شعرا نے شرکت فرمائی ان میں حسب ذیل حضرات کے نام قابل ذکر ہیں۔

پروفیسر ذوقی صاحب (مہمان خصوصی)، جناب کرشن چند جناب حیرت، جناب کیف بزام پوری، جناب لی پیام بلرام پوری، جناب لکشمی چند رصاحب، جناب آر۔ ایل گپتا صاحب ایڈوکیٹ قمر گونڈوی و جناب صیاد صاحب لکھنوی۔

تقریباً ساڑھے گیارہ بجے شب میں یہ نشست اختتام پذیر ہوئی۔

(قمر گونڈوی سکریٹری انجمن)

انجمن شاخ فیل خانہ بنگال کا انتخابی جلسہ

اردو کے مشہور شاعر و انجمن ترقی اردو ہند ریاستی شاخ مغربی بنگال کے اسسٹنٹ سکریٹری جناب علقمہ شبلی بی کام، ایم

اسے۔ بی ڈی کی نگرانی میں جی ٹی روڈ پھوڑہ انجمن ترقی اردو ہند شاخ فیل خانہ کا انتخابی جلسہ منعقد ہوا اور اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔

صدر :۔ جناب ابوالحسن صاحب

نائب صدر :۔ محمد طیب و رفیق الدین صاحبان

اسسٹنٹ سکریٹری :۔ نسیم عرفان، صغیر احمد، شاہد صاحبان۔

خازن :۔ جناب معین الدین صدیقی صاحب۔

ممبران :۔ جناب غلام احمد صاحب، محمد جمیل صاحب، غلام حیدر صاحب، محمد ہاشمی صاحب۔ نورالکریم صاحب، محمد حمید صاحب، جناب ایچ۔ این تیواری صاحب، نسیم احمد صاحب

(اختر جاوید جنرل سکریٹری)

اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ نہ دیا جائے

بھارتیہ منتھل، بھوجپوری کے حامیوں کے جلسہ کی قرارداد

کشن گنج۔ ایک پبلک جلسہ کے مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دینے کا ارادہ ترک کر دے۔

جناب پارس ناتھ سنگھ سکریٹری بھوجپوری سماج کشن گنج نے اس تحریک کو "فرقہ پرست" بتاتے ہوئے خبردار کیا کہ فرقہ پرستوں کو مطمئن کرنے کا یہی رویہ رہا تو ملک پھر تقسیم ہوگا اور ایک دوسرا پاکستان پھر کھڑا ہو جائے گا۔ جناب راما کانت تر پاٹھی نے جو کرشنگ کے کنوینر بھی ہیں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ملک کی تقسیم نے بھی ہمارے لیڈروں کی آنکھ نہیں کھولی ہے۔ انھوں نے کہا کہ اردو زبان کا دوسری سرکاری زبان کا درجہ دیا جانا خراب نتائج کا حامل ہوگا۔

جناب کرشن دیو سکریٹری منتھل سبھا نے کہا کہ اگر اردو کو دوسری زبان کا درجہ دیا جاتا ہے تو منتھل کی پوزیشن اس سے زیادہ سخت ہے۔

انھوں نے اس پر افسوس کا اظہار کیا کہ وزیر تعلیم نے منتھلی کے مطالبہ کو مسترد کر دیا۔ اس کے بعد ایک تجویز منظور کی گئی جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دینے کے خیال کو ختم کر دے۔ (چندادر)

انجمن ترقی اردو دہلی شہر کی تشکیل مکمل

نئی دہلی میں انجمن ترقی اردو کی نئی تنظیم کے تحت دہلی شہر میں انجمن ترقی اردو کی تشکیل کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ گذشتہ روز انجمن کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں عہدے داران کا انتخاب عمل میں آیا۔

ورکنگ کمیٹی نے اردو تحریک نصاب کی تعلیم اور ادبی سرگرمیوں کے سلسلہ میں سب کمیٹیاں قائم کیں اور اکتوبر میں یوم اردو منانے کا فیصلہ کیا۔ اس سے قبل انجمن کے ابتدائی ممبروں کی میٹنگ میں جنرل کونسل کے ارکان اور بعد ازاں جنرل کونسل کی میٹنگ میں صدر اور مجلس عاملہ کے ارکان کا انتخاب ہوا تفصیل اس طرح ہے۔

صدر :۔ جناب خوشتر گرامی

نائب صدر :۔ علامہ منور لکھنوی اور بیگم تہور جہاں

جنرل سکریٹری :۔ بہار برنی

خازن :۔ شیخ محمد ہارون جاپان والا

جوائنٹ سکریٹری :۔ مظفر ادیب (صدر کی طرف سے بشمول جنرل سکریٹری تقرر)، پندرہ ارکان پر مشتمل مجلس عاملہ ریاستی شاخ کے لئے دس نمائندے منتخب ہوئے۔

صدر جنرل سکریٹری کے علاوہ سب کمیٹی میں جناب قمر قریشی، بیگم منظر سعید کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔

اس میں اردو اسکولوں کے نمائندے بھی شامل کئے جائیں گے۔ ادبی کمیٹی میں صدر اور جنرل سکریٹری کے علاوہ کنور مہندر سنگھ بیدی، نثار فاروقی اور ڈاکٹر تنویر علوی اور محمود سعیدی کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ (قومی آواز)

شعبۂ اردو مسلم یونی ورسٹی کی طرف سے

اختر الایمان کو استقبالیہ

علی گڑھ۔ اردو کے ممتاز شاعر اختر الایمان کو انجمن اردوئے معلیٰ شعبۂ اردو کی جانب سے ۱۱؍ جولائی کو ایک استقبالیہ دیا گیا۔ صدر شعبۂ اردو جناب پروفیسر آل احمد سرور صاحب نے اختر الایمان کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ اختر الایمان کا رشتہ علی گڑھ سے بہت پرانا ہے وہ یہاں کے طالب رہے ہیں اور انجمن اردوئے معلیٰ کے سکریٹری بھی رہے ہیں۔

اختر الایمان کی شاعری کا آغاز اس وقت ہوا جب ہندوستان کی آزادی کی تحریک اپنے پورے شباب پر تھی اور ادب میں مقصدیت کی لے تیز تھی یہ ایک مثبت اور ناگزیر صورت حال تھی لیکن اس کے اثر سے سستی رجائیت اور نعرہ بازی کو بھی مقبولیت حاصل ہوئی۔ اختر الایمان شاعری میں رمزیت اور ایمائیت کو اہمیت دیتے ہیں اور ان کی شاعری کا بیشتر حصہ اس کی مثال ہے مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ علی گڑھ میں جب انھوں نے اپنی نظم مسجد سنائی تھی تو اس کی خاصا پسند کیا گیا تھا کیونکہ علی گڑھ میں ہمیشہ خوشگوار تبدیلیوں کا اور تجربوں کو پسند کیا جاتا ہے۔

اختر الایمان کی شاعری مجمع سے خطاب کی شاعری نہیں ہے

بلکہ اشارے اور کنائے میں اپنی بات کو گہرائی اور شدت سے کہنے کی شاعری ہے میں ان کی شاعری کو ہمیشہ توجہ سے پڑھتا رہا ہوں اور مجھے ان کی ہر نظم پڑھ کر یہ احساس ہوا ہے کہ ان کا فن مائل بہ ارتقاء ہے ان کی شاعری نے نظم کے امکانات کو جس طرح نمایاں کیا ہے اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

سرور صاحب کی تقریر کے بعد اختر الایمان نے شاعری کے متعلق اپنا نقطۂ نظر پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ میری شاعری میری ذات کا اظہار ہے لیکن ہر فرد کی ذات میں کئی اور ذاتیں بھی ہوتی ہیں اس میں اس کا خاندان اور ماحول بھی ہوتا ہے اور اس کا سماج بھی لیکن یہ سب اس طرح ایک ذات میں تبدیل ہو جاتی ہیں کہ ان کو الگ الگ کرنا دشوار ہوتا ہے میری شاعری کی محرک ایک عجیب سی کرک ہے جو مجھے اس وقت تک بے چین اور پریشان رکھتی ہے جب تک میں اسے شعر کی صورت نہ دے دوں چنانچہ میں جب کوئی نظم کہہ لیتا ہوں تو یہ بوجھ کم ہو جاتا ہے۔ میں نے زندگی کی پیچیدگی اور نشیب و فراز کو اپنے طور پر پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ تقریر کے بعد اختر الایمان صاحب نے اپنی پانچ نئی نظمیں سنائیں آخر میں ڈاکٹر خلیل الرحمٰن اعظمی صاحب نے انجمن اردوئے معلیٰ کی طرف سے اختر الایمان صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

(نامہ نگار ہماری زبان)

ہریانہ میں کوئی دوسری علاقائی زبان ہو سکتی ہے تو وہ اردو ہے پنجابی نہیں

انبالہ۔ انجمن ترقی اردو ہریانہ کے کنوینر جناب رام پرکاش نے آج کہا کہ اگر ہریانہ میں کسی زبان کو دوسری علاقائی زبان کا درجہ دیا جا سکتا ہے تو وہ اردو ہے پنجابی نہیں، بڑی تعداد میں ہریانہ کے لوگ روزمرہ کی زندگی میں اردو استعمال کرتے ہیں بلکہ یہ بڑی تعداد میں دوسرے لوگوں کی مادری زبان ہے انھوں نے اکالی دل کو مشورہ دیا کہ وہ پنجاب کے لیے کوئی ایجی ٹیشن کرنے سے باز رہے انھوں نے یہ مطالبہ کیا کہ حکومت ہریانہ میں زبانوں سے متعلق تعلیم میں اردو کی ترقی کیلیے ایک علیحدہ سیکشن قائم کرے۔

(الجمعیۃ دہلی)

یوپی میں اردو زبان کو دوسری علاقائی زبان کے طور پر تسلیم کیا جائے

لکھنؤ۔ یوپی اسمبلی میں رمی پبلکن پارٹی نے جس کے ممبروں کی تعداد ۵ ہے اور جو کہ اس متحدہ محاذ میں شامل ہیں ریاستی وزیر اعلیٰ چودھری چرن سنگھ کو ایک میمورنڈم دیا ہے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ اردو کو یوپی کی دوسری علاقائی زبان تسلیم کیا جائے اور ہائی اسکول تک مفت تعلیم دی جائے۔ حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ تعلیم کے سلسلہ میں اپنی پالیسی اور فیصلوں کو سختی کے ساتھ عملی جامہ پہنائے

(قومی آواز)

ہندی ساہتیہ سمیلن اردو کے خلاف تحریک چلائے گا

پٹنہ۔ بہار ہندی ساہتیہ سمیلن نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اردو کو بہار میں دوسری سرکاری زبان بنانے کی سیاسی تحریک کے خلاف ریاست گیر پیمانے پر ایجی ٹیشن چلائے گی۔

یہ اطلاع سمیلن کے صدر جناب رام دیال پانڈے نے دی ہے۔

جناب پانڈے نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ سمیلن ریاستی اسمبلی کے سامنے مظاہرہ کرے گا اور ہر حلقۂ انتخاب میں رائے عامہ کو اس کے خلاف ابھارے گا۔ انھوں نے بتایا کہ سمیلن ممبران اسمبلی سے بھی رابطہ قائم کرے گا تاکہ وہ اس تحریک سے واضح طور پر ... کا اظہار کریں۔

بہار اسمبلی کے سابق اسپیکر ڈاکٹر ایل۔ این۔ سدھانشو نے جو پریس کانفرنس میں موجود تھے اس بات پر اظہار افسوس کیا کہ یہ سیاسی تحریک کانگریس نے شروع کی۔

یاد رہے کہ اردو کو دوسری سرکاری زبان بنانے کے لیے ایک مسودہ قانون بہار کی ریاستی اسمبلی میں ایک کانگریسی ممبر نے پیش کر دیا ہے۔

(قومی آواز)

اردو کو بھی پھلنے پھولنے کا یکساں موقعہ ملنا چاہئے

وزیر محنت مغربی بنگال سبودھ مکرجی کا پیغام

وزیر محنت مغربی بنگال مسٹر سبودھ مکرجی نے مسلم انسٹی ٹیوٹ ہال اولڈ بوائز یونین کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ میں محسوس کرتا ہوں کہ عوام کے اتحاد کی حفاظت اور امن قائم رکھنے کے لیے فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور مفاہمت کی اشد ضرورت ہے۔

میں یہ بھی محسوس کرتا ہوں کہ ہمارے ملک میں کسی خاص زبان کی ترقی کے لیے کوئی خاص رعایت نہیں دی جانی چاہئے۔ بلکہ ہمارے ملک میں تمام قومی زبانوں کی ترقی اور نشوونما کے لیے یکساں سہولتیں حاصل ہونی چاہئیں اردو ہمارے ملک کی ممتاز ترقی یافتہ زبانوں میں سے ہے اور اسے ان تمام آزادی پسند عوام کی مکمل حمایت حاصل ہونی چاہئے۔ جو ہمارے ملک میں تمام قومی زبانوں بشمول اردو کی ترقی کے لیے یکساں سلوک اور مساوی حقوق کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔

مذکورہ بالا پیغام مسلم انسٹی ٹیوٹ اولڈ بوائز یونین کے مشاعرہ جشن آزادی کے سلسلے میں موصول ہوا ہے جو آئندہ ۱۵ اگست کو مسلم انسٹی ٹیوٹ ہال میں ہونے والا ہے۔

(آبشار)

تبصرے

اصغر عباس

مجلہ سیفیہ

ناشر :۔ سیفیہ کالج بھوپال شمارہ ۶۷-۱۹۶۶ء

صفحات :۔ ۲۲۰

جناب عبدالقوی دسنوی کے زیر نگرانی اور سید ساجد ندوی کی ادارت میں نکلنے والا سیفیہ کالج بھوپال کا یہ مجلہ حسن ادارت اور حسن انتخاب کا اچھا نمونہ ہے۔ اس شمارے کے مضامین محنت سے لکھوائے گئے ہیں۔ ڈاکٹر ابو محمد سحر، ڈاکٹر سید حامد حسین، سید حمید عباس رضوی، آفاق حسین صدیقی کے مضامین طلبہ کی نصابی ضروریات کے لیے مفید ہیں۔ میگزین کا ایک حصہ عربی ادب کے مضامین پر مشتمل ہے۔ عبدالقوی دسنوی کا مقالہ علامہ اقبال بھوپال میں جو کتابی شکل میں بھی شائع ہو چکا ہے، اس میگزین کی زینت ہے۔ خلافت عباسیہ میں علم و ادب کا فروغ بہت دلچسپ مضمون ہے۔ اردو زبان میں اس قسم کے مضامین کی ضرورت ہے بشرطیکہ ان مضامین کو سہل اور آسان زبان میں ادا کیا جائے۔ اقبال مسعود کا مضمون [illegible] غیب، بعد آزادی [illegible] اہم ہے کہ ابھی تک صحافت کی جو تاریخیں لکھی گئی ہیں ان میں اس اخبار کا ذکر نہیں ملتا۔ اس سے مزید تحقیق کی [illegible] علمی حوالے کچھ اور دیے جاتے تو بہتر ہوتا۔ کالج کے میر خیر الدین صاحب سے انٹرویو بھی دلچسپ ہے اور خاص طور سے اس کا وہ حصہ جس میں مسلم یونیورسٹی کا تذکرہ ہے۔

اسکولوں اور کالجوں سے نکلنے والے رسائل کو وہاں کے طلبہ کے ذہن اور شغف کا ترجمان ہونا چاہیے کہ ان کی جولانیوں اور تگ و دو کا پہلا میدان ان کا اپنا ہی رسالہ ہوتا ہے اور یہ کہ اس قسم کے رسالوں کا بنیادی کام یہ ہے کہ طلبہ کی خفتہ صلاحیتوں اور ان کی اختراعی قوتوں کو منظر عام پر لائے۔ زیر نظر شمارہ میں طلبہ کے کچھ اور مضامین ہوتے تو بہتر تھا۔ مجموعی طور پر رسالہ سرورق سے لے کر آخر تک خوش مذاقی اور نفاست پسندی کا ثبوت ہے اور بہت سے کالجوں کی میگزینوں کے لیے نشان راہ بھی۔

اردو نامہ

ناشر :۔ انجمن ترقی اردو ہند شیفرڈ روڈ بمبئی

قیمت :۔ سالانہ تین روپیہ

پندرہ روزہ اردو نامہ انجمن ترقی اردو ہند شاخ بمبئی کا ترجمان بھی ہے اور خبرنامہ بھی۔ اس میں اردو زبان و ادب کی ترویج و اشاعت کی خبریں اور انجمن کی سرگرمیوں کی اطلاعات شامل ہیں۔ یوں تو مرکزی انجمن ترقی اردو ہند کا ترجمان "ہماری زبان" اردو سے متعلق خبریں دیتا رہتا ہے لیکن آج اس بات کی شدید ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ انجمن کی صوبائی شاخیں بھی اخبارات کے ذریعہ اردو کے سلسلہ میں رائے عامہ کو ہموار کرنے کی جد و جہد کریں کہ جمہوری دور میں رائے عامہ ہی اپنے جائز حقوق کو منوانے کے سلسلے میں مثبت کردار ادا کر سکتی ہے۔ اخبار صوری و معنوی حیثیت سے قابل تعریف ہے۔ زیر نظر شمارہ جو پہلا شمارہ ہے دو صفحوں کا ہے لیکن آئندہ سے یہ چار صفحوں کا ہوا کرے گا۔ امید ہے کہ مہاراشٹر میں اردو کی ترویج میں یہ اخبار معاون ثابت ہوگا۔

اعتمادیہ

ناشر :۔ اینگلو عربک ہائر سکنڈری اسکول دہلی شمارہ ۶۷-۱۹۶۶ء

اعتمادیہ کے زیر نظر شمارے اینگلو عربک ہائر سکنڈری اسکول دہلی کے طلبہ اور اساتذہ کی کاوشوں کا مظہر ہے۔ زیادہ تر مضامین طلبہ ہی نے لکھے ہیں جس سے اس کا احساس ہوتا ہے کہ اس اسکول کے طلبہ کا ذوق ادب دوسرے اسکولوں کے طلبہ سے بلند اور بہتر ہے اور وہ ہر قسم کے مضامین سلیقے سے اور اچھی زبان میں ادا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ طلبہ کے مضامین میں ڈراما اور اس کی ابتدا، اردو زبان کا ارتقا، غذا کا مسئلہ، مزاج پرسی، اور بجلی کیوں گرتی ہے وغیرہ اچھے مضامین ہیں اور محنت سے لکھے گئے ہیں۔ اعتمادیہ کی بزم میں پروفیسر احتشام حسین، ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی، ضمیر حسن اور فرقت کاکوروی بھی شامل ہیں۔ خوشی کی بات ہے کہ طلبہ کی کوششوں، پرنسپل صاحب اور اساتذہ کی کاوشوں سے ایسا اچھا میگزین شائع ہوا۔ عام طور سے اسکولوں کی میگزینوں میں ہندی اور انگریزی کے مضامین بھی شامل رہتے ہیں، یہ بات اس رسالے میں بھی ہے۔

مالک انجمن ترقی اردو ہند علی گڑھ، پرنٹر ضمیر الدین قریشی نے مسلم ایجوکیشنل پریس میں چھاپا اور پبلشر نذیر حسن نے دفتر انجمن ترقی اردو ہند علی گڑھ سے شائع کیا